

سیاہ حاشیے

(افسانے پر)

سعادت حسن منتو

ساعت شیریں

اٹلاع موصول ہوئی کہ مہاتما گاندھی کی موت پر انعام و مرتبے کے لیے امر تحریک گواہار اور بھی میں کی جگہ لوگوں میں شہری
ہائی کورٹ۔ (اکٹ ب)



مذکوری

لوٹ گھوٹ کا باز درگرم تھا۔ اس گرجی میں اضافہ ہو گیا جب چاروں طرف آگ بڑکنے لگی۔
ایک آدم دار موئیم کی چینی اخوابے خوش نہیں گما تھا جاہر اتھا۔
”جب تم یہ گئے پردہ میں لگا کر گیس
وہ قسم پیارا و نیچیں گون ہمارا۔“

ایک پھولی مرکار کا جھوٹی میں پاچوں کا اباد رہا۔ اے بھاگا چار ہاتھا۔ خورکی تو پاچوں کی ایک گندی اس کی جھوٹی میں سے گر پڑی۔ لڑکا اسے اخاتے کے لیے جھکا تو ایک آدمی نے جس نے سرپر سلطانی کی سختیں اٹھلی ہوئی تھی اس سے کہا۔ ”مرنے والے پلا رہتے وے۔ اینے آپ سجن چاکیں گے۔“

بازار میں رہب سے ایک بھری ہوئی بوری گری۔ ایک شخص نے جلدی سے بڑا حکرا پنچھے چھرے سے اس کا پہنچ چاک کیا۔ آنکھوں کی بجائے مکڑا سفید طیار داؤں والی مٹکراٹل کر ہاہر لکل آتی۔ لوگ تینج ہو گئے اور اپنی سمجھوایاں بھرنے لگے۔ ایک آدمی کرتے کے بغیر قہاں نے جلدی سے ایسا تجھنگ کھولوا اور مٹھاں بھر بھر اس میں ڈالنے لگا۔

"بہت جاؤ، بہت جاؤ۔ ایک ہنگامہ زدہ تور و ملن شدہ المارچ اس سے لدا ہوا گز رگما۔
اوپرے مکان کی کھڑکی میں سے طلب کا قابو پھر پھر اتنا ہوا ہر ٹکا۔ غلطی کی زبان نے ہولے سے اسے چاٹا۔ ملک سکن پہنچا تو
راکو کا ڈھیر تھا۔

"پاں پاں پاں پاں" مہر کے باری کی آواز کے ساتھ دو گورتوں کی بھیجنی بھی تھیں۔
اوپے کا ایک سفید رنگ پر بڑے آدمیوں نے سمجھ کر باہر لٹکا اور لالشیں کی مدد سے اس کو کھوانا شروع کیا۔
"کوئی بیڈ گئے" دودھ کے کمی میں دلوں ہاتھوں پر اٹھائے اپنی ٹھوڑی سے ان کو سہارا دیئے ایک آدمی دکان سے باہر لٹکا اور
آہستہ آہستہ بازار میں پڑھا گا۔

پنڈا اور آئی۔ آؤ آؤ ہم تو نیکی کو تسلیں چاہیں گے۔ گری کا موسم ہے۔

لگے میں ہوڑ کا نازراں لے جائے آدمی نے دو تسلیں لیں اور مٹکر پیا اور کچھ بخوبی دیا۔

ایک آواز آئی۔ کوئی آگ بھانے والوں کو اطلاع دے دے۔ سارا ماں جل جائے گا۔ کسی نے اس منیہ مشورے کی طرف تو چند دنی۔

لوٹ گھوٹ کا ہزار اسی طرح گرم رہا۔ اور اس گری میں چاروں طرف بھڑکنے والی آگ بدستور اضافی کرتی رہی۔ بہت دیر کے بعد ترکی آواز آئی۔ گولیاں چلتے چھپتے۔

پالیں کو ہزار فناںی نظر آیا۔ لیکن وہ رہوں میں مخفوف ہوڑ کے پاس ایک آدمی کا سایہ کھاتی رہی۔ پالیں کے پانی سیناں بجائے اس کی طرف پیچے۔ سایہ تحری سے ہوں گے۔ پالیں کے پانی گھس گیا۔ پالیں کے پانی بھی اس کے قاتب میں گئے۔

دوہوں کا عادق ختم ہوا تو پالیں کے پانیوں نے دیکھا کہ ایک شیری ہزوہر پیٹھ پر وزنی بھری الحاضر بھاگا چلا جا رہا ہے۔ سینوں کے گلے فشک ہو گئے تھرہ کھیری ہزوہر نرکا۔ اس کی پیٹھ پر دن تھا مسحولی دن تھیں ایک بھری ہوئی تھی۔ لیکن وہ یہاں ہوڑ رہا تھا یہی چیخ پر کھو ہے ہی نہیں۔

پانی اپنے لے گئے۔ ایک نے ٹھک آ کر پہنچ لیا۔ اس کا شیری ہزوہر کی پذلی میں گئی۔ بھری اس کی پیٹھ پر سے گر چکی۔ گھر اک اس نے اپنے پیٹھ پر ہستا ہستا بھاگتے ہوئے پانیوں کو دیکھا۔ پذلی سے پیچے ہوئے خون کی طرف بھی اس نے ٹھک کیا۔ لیکن ایک ہی پیٹھ سے بھری الحاضر اور پیٹھ پر دال کر پھر بھاگنے لگا۔

پانیوں نے سوچا۔ "جانے دا چشم میں جائے۔"

ایک دم مٹکر ہوا شیری ہزوہر لاکھڑیا اور گر پڑا۔ بھری اس کے اوپر آری۔

پانیوں نے اسے کھلایا اور بھری سمیت لے گئے۔ راتے میں شیری ہزوہر نے بارا اکتا۔ "حضرت! آپ کیسے کہوں کھلاتی ہیں؟ فریب آدمی ہوتی۔ چاول کی ایک بھری لیٹی۔ گھر میں کھاتی آپ ہیں مجھے گولی مار لیں۔"

لیکن اس کی ایک نہ سئی گئی۔

تحالے میں بھی شیری ہزوہر لے اپنی حضائی میں بہت کچھ کہا۔

"حضرت! وہ را لوگ ہذا جاں بال الحاضر" میں تو فقط ایک چاول کی بھری لیٹی۔ حضرت میں بہت فریب ہوتی۔ پر روز بھاٹ

کھاتی۔"

جب وہ تھک بارگیا تو اس نے اپنی سطلِ فوپی سے ماتھ کا پینڈے کو پھاڈر چاہوں کی بوری کی طرف حسرت بھری لڑاؤں سے دیکھ کر قمانیدار کے آگے ہاتھ پھیلا کر کہا۔ "اپنا حضرت، تم بوری اپنے پاس رکھئیں اپنی مزدوری مانگی۔ چاہا نے ا۔"



تعاون

چالیس بیچارے بندہ آدمیوں کا ایک گروہ دوست مار کے لیے ایک مکان کی طرف ہزارہ تھا۔

دنخواں بھیڑ کو جوڑ کر ایک دن خلا دیجئے تو مرکا آدمی پاہر لگا۔ پلت کر اس نے جلوائیوں کو لیندراں انداز میں جا ٹھب کیا۔ بھائیوں اس مکان میں ہے انداز و دولت ہے بے شمار تھی سامان ہے۔ آدم سب مل کر اس پر قہاں ہیں ہو جائیں اور بال تیزت آپس میں بات لئیں۔“

ہوا میں کیا لا میاں لبرا ایں۔ کن کے بھئی اور بلند بائگ فردوں کا ایک فارہ سا چھوٹ پڑا۔

چالیس بیچارے بندہ آدمیوں کا گروہ دلے پڑے اور جھمر کے آدمی کی تیادت میں اس مکان کی طرف جیزی سے ڈھنڈنے لگا۔ جس مکان ہے انداز و دولت اور بے شمار تھی سامان تھا۔
مکان کے صدر دروازے کے پاس رک کر دنایا آدمی پھر جلوائیوں سے جا طب ہوا۔ ”بھائیوں اس مکان میں جتنا مال بھی ہے سب تمہارا ہے۔ لیکن وکھو جیجنماں بھی نہیں کرنا۔ آپس میں نہیں لڑتا آؤ۔“

ایک چالا یا۔ ”دروازے میں تالا ہے۔“

وہ سرے نے با آواز پلٹکیا۔ ”تو زدہ۔“

”تو زدہ تو زدہ۔“

ہوا میں کیا لا میاں لبرا ایں۔ کن کے بھئی اور بلند بائگ فردوں کا ایک فارہ سا چھوٹ پڑا۔

وہ بیٹے آدمی نے ہاتھ کے اشارے سے دروازہ توڑ نے والوں کو روکا اور مسکرا کر کیا۔ ”بھائیوں خبروں نہیں اسے چاہی سے کھو لون۔“

وہ کہ کر اس نے جب سے چائیوں کا کچھ اکالا اور ایک چائی خشک کر کے تالے میں ڈالی اور اسے کھول دیا۔ شیش کا بھاری بھر کرم دوڑا، ایک بیٹی کے ساتھ دیکھا تو ہوم دیکھا اور اندر واٹل جوتے کے لیے آگے جمع۔ وہ بیٹے آدمی نے مانتے کا پہنچا بھی

آئندی سے پہنچتے ہوئے کہا۔ ”بھائی آرام آرام میکان سے جو کچھ اس میکان میں ہے سب تمہارا ہے پھر اس افرادی کی کیا ضرورت ہے؟“

نورا یہ تھام میں خلیط پیدا ہو گیا۔ ایک ایک کر کے ہماری مکان کے اندر داخل ہوتے گے۔ لیکن جوئی چیزوں کی اونٹ شروع ہوئی پھر صائمی کی گئی۔ بڑی بردگی سے بولی چیزوں پر ہاتھ صاف کرنے لگے۔ دبے پتے آدمی نے جب پھر دیکھا تو جزا دکھ بھری آواز میں یہ رہا سے کہا۔ ”بھائی آہن آہن۔۔۔۔۔۔ آہن میں اونے بھکرنے لی کوئی ضرورت نہیں، لہجہ کھوٹ کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ تھاں سے کام لو۔ اگر کسی کے ہاتھ زیادہ جنتی چیز آگئی ہے تو حاصلہ مت ہو۔ اتنا جزا مکان ہے اپنے لیے کوئی اور چیز ذمہ نہ۔ مگر ایسا کرتے ہوئے وہی نہ ہو۔ مارہ حلاز کر گئے تو چیزوں کوٹ جائیں گی۔ اس میں تھام تھارا ہی ہے۔“

لیکر دل میں ایک بار پھر ختم پیدا ہو گیا۔ بھرا ہوا مکان آہستہ آہستہ خالی ہوتے گا۔
دیبا پتکا آؤں ویتا تو کتاب ہدایت دیتا رہا۔ ”لیکھو جسما پور بخیج ہے۔ آرام سے انھیں
لئے جائے۔“

"تھے کرو جائیں اسے تھے کرو۔ اخوبت کی لکڑی کی تپائی ہے بھائی دامت کی پیٹی کارہی ہے نجی ہڑک ہے ہاں اب غیرکے ہے۔"

"نہیں نہیں بیوائی مدت پڑھ لے بک جاؤ گے اسے غریب لے جاؤ۔"

۱۰۷-شیخ: شیخ میں ایک بزرگ اور اعلیٰ درجہ کا شیخ تھا۔

انے میں ایک کونے سے شوہر باندھ ہوا۔ چار ٹلوہی رنگی کپڑے کے ایک تھان پر مجھنا بھی کر رہے تھے۔ دنماں آدمی تجزی سے ان کی طرف جا اور مامت سبھے لئے میں ان سے کہا۔ ”تم کتنے بے کھو اؤ۔ چندی چندی ہو جائے گی ایسے بھتی کپڑے کی۔ گرمیں سب چیزیں ہوتی ہو جائیں۔ گزر گی ہوگا۔ ٹالی کرو اور ماپ کر کپڑا آہمیں میں تھیم کرو۔“

بلما کے بھوگئے کی آوازاتی۔ "عنف عنف عنف"

اور چشم زدن میں ایک بہت زیادی کا ایک جست کے ساتھ احمد پاک اور پئیتھی اس لئے وہ تین ٹھیروں کو سمجھو زد یا۔۔۔ رہا پاکا
چلا یا۔۔۔ کا سمجھنا نیچر۔

ہانگری جس کے خونک ک مند میں ایک بھرے کا پاپا ہوا اگر بیان تھا ام بیان ہوا دبئے پتھے آدمی کی طرف ٹھاٹھیں پیچی کے قدم
الٹائے لگا۔
کئے کے آئے ہی سب لیبرے بھاؤ گئے۔ صرف ایک باقی رہ گیا تھا جس کے اگر بیان کا گھوڑا ناگیر کے حد میں تھا۔ اس نے
دبئے پتھے آدمی کی طرف رکھا اور پوچھا۔ ”کون ہو تو؟“
”بلا پچھا آدمی مسلکر یا۔“ اس گھر کا مالک دیکھو تو مکھو تو ہمارے ہاتھ سے کامیڈی کا مرہتا ان گرد ہا ہے۔“



تقطیم

ایک آدمی نے اپنے لیے گلزاری کا ایک ہزار صندوق خرچ کیا۔ جب اسے اخانے کا تروہا اپنی ٹکس ایک انٹی بھی نہ ملا۔ ایک شخص نے ہے شاید اپنے مطلب کی کوئی پیڑیں نہیں رہی تھیں صندوق اخانے کی کوشش کرنے والے سے کہا۔ ”میں تمہاری ندوکروں؟“

صندوق اخانے کی کوشش کرنے والا ادا دینے پر راضی ہو گیا۔ اس شخص نے ہے اپنے مطلب کی کوئی پیڑیں نہیں رہی تھیں اپنے مطبودہ ہاتھوں سے صندوق کو پہنچ دی اور اپنا کراپنی پیٹھ پر ہٹریا۔ دوسرا سے نے سجا راز بنا۔

دو ہوں پاہر لگتے۔

صندوق بہت بچکھ تھا۔ اس کے وزن کے بیچے اخانے والے کی چینچیت رہی تھی۔ ہائی وہیری ہوتی جا رہی تھیں مگر انعام کی تو قع نے اس جسمانی مشقت کا احساس نہم مردہ کر رکھا۔ صندوق اخانے والے کے مقابلے میں صندوق کو پہنچ کرنے والا بہت ہی کمزور تھا۔ سارا راستہ وہ صرف ایک ہاتھ سے سجا رہے کر پانچ قائم رکھتا رہا۔

جب دو ہوں کھوڑا مقام پر ہٹتی گئے تو صندوق کو ایک طرف رکھ کر ساری مشقت برداشت کرنے والے نے کہا۔ ”کہا تو اس صندوق کے مال میں سے مجھے کتنا ملے گا؟“

صندوق پر بچکی نظر دلانے والے نے جواب دیا۔ ”ایک پیٹھانی۔“
”بہت کم ہے۔“

”کہا تو اس کیس زیاد ہے۔ اس لیے کہ سب سے پہلے میں نے ہی اس پر ہاتھ دلانا۔“
”لیکے ہے لیکن یہاں تک اس کمر تو زیاد ہو جاؤ اخا کر لایا کون ہے؟“

"آدھے آدھے پر رانی ہو۔"

"لیک ہے۔ کھولا صندوق"

صندوق کھوا لگا تو اس میں سے ایک آدمی باہر نکلا۔

ہاتھ میں ٹکوار چیز۔ باہر نکلے ہی اس نے دلوں حصہ اروں کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔



جاںز استعمال

ہیں راڈنڈ چلانے اور تمیں آدمیوں کو دشمنی کرنے کے بعد پختان بھی آفرینش رو ہوئی گیا۔

ایک افراد قریبی تھی۔ لوگ ایک دوسرے پر کہہ ہے تھے جو بھنا بھی ہو رہی تھی۔ اور حاضر بھی چاربی تھی۔ پختان اپنی بندوق لئے گئے اور قریب یا ایک مکتوں کشی لئے کے بعد قدر میں بوالی پر ہاتھ ساف کرنے میں کامیاب ہو گیا۔
پہلیس پہلی تو سب بھاگے۔ پختان بھی۔

ایک گولی اس کے دامنے کا ان کو چاقی ہوئی نکل گئی۔ پختان نے اس کی بالکل پر وادی کی اور سری شریک کی قدر میں بوالی کو اپنے ہاتھوں مٹھبوٹی سے تھاہر کیا۔

اپنے دوستوں کے پاس آئی کہ اس نے سب کو جوے قریب اخواز میں قدر میں کی بوالی دکھائی۔ ایک نے سکرا کر کہا۔ ”خان صاحب آپ یہ کیا کہا لائے ہیں؟“

خان صاحب نے پہنچ دی وہ نکل دیں سے بوالی کو پہنچتے ہوئے ہے ہٹکنے کو دیکھا اور یہ چھا۔ ”کیوں؟“
”یہ عطا ہی چیزیں عطا ہی اور گرم چیزیں گرم رکھنے والی بوالی ہے۔“

خان صاحب نے بوالی اپنی جیب میں رکھلی۔ ”خون اس میں نہ سواد اسلے گا۔ گریہاں میں گرم رہے گی اور دیگر میں سرد رہ۔“



لے خبری کافا نکدہ

لیکن وہی بھول سے نجیف کر گول ہاں گئی۔

کھڑکی میں سے اپنے بھائی کے والہ آدمی اسی بچکو دوسرے اور اگلے۔

لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی دوسری گولی بھیجا تی ہوئی باہر نکلی۔

سڑک پر بٹھی کی ملک پہنچی۔ اونچے ہے منگر اور اس کا بیوی ملک کے باٹی میں مل ہو کر بنتے گا۔

ایسکی تحریری مارے لی۔ نتائج جو کہ آئیں۔ کوئی ایک گلے پر میں بندے ہو گئے۔

جیکی کو ایک بڑا گھر تک ملے جائے گی۔ وہیں گئے ہوں گے جس سماں تک

وَالْمُؤْمِنُونَ الْمُؤْمِنَاتُ كُلُّهُنَّ أَعْلَمُ بِآيَاتِنَا فَلَا يَرْجُوا مُؤْمِنًا

گولیاں چلاتے والوں بہن گیا۔ دلخواہ کرک پر ایک چھوٹا سا بچہ دوڑتا کھاتا رہا۔ گولیاں چلاتے والے نے پتھل کا مناس طرف موراں

"اے کے سماں میں نے کہا۔" کہا کرتے ہو؟"

گلباں میڈیا نیشنز

• 362 •

۱۰۷- مکالمہ علیہ السلام



مناسب کارروائی

جب عمل ہو تو مکالمے میں سے اچھیت کے پہنچ آؤں تو غل بھگے جو باقی پیچے تھے جامنیں بچا کر بھاگ لٹکا۔ ایک آدمی اور اس کی بھائی البتہ اپنے گمراہ کے تجہ خانے میں پہنچ گئے۔

دوسرے انہوں نہ رہا اور میاں بھائی نے قاتلوں کی موقع آمد میں گزار دیں۔ مگر کوئی نہ آیا۔

دوسرے انہوں نہ گزرا گئے۔ صوت کا ذریعہ ہوتے تھے۔ بھائیک اور بیاس نے زیادہ ستائش روئی کیا۔

چاروں اندر ریت گئے میاں بھائی کو نہ مل گی اور صوت سے کوئی دھیکی نہ دی۔ دلوں جانتے پناہ سے باہر نکل آئے۔

خادع نے بڑی سختی اور اذیت میں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور کہا۔ ”تم دلوں اپنے آپ تمہارے خواستے کرتے ہیں۔ بھیں مارے والوں۔“

جن کو تم جکایا تھا وہ بھی میں چاہے گے۔ ”تھا رے ہم میں تو جی تباہا اپ ہے۔“

وہ سب صحیح تھے لیکن انہوں نے آنہ میں مشرود کیا اور میاں بھائی کو مناسب کارروائی کے لیے دہرے مکالمے کے آڈیوں کے پیور کر دیا۔



کرامات

لوہا ہو مال برآمد کرنے کے لیے پالس نے چھاپے رانے شروع کئے۔

لوگ ذر کے مارے لوہا ہو مال رات کے اندر ہیرے میں باہر بیٹھنے لگے۔ کچھا یہی بھی تھے جنہوں نے اپنا مال بھی ہوتھ پا کر اپنے سے ملٹھہ کر دیا تاکہ قلنی گرفت سے بچے رہیں۔

ایک آدمی کو بہت وقت پڑھ آئی۔ اس کے پاس ٹھکری دوسری یاں تھیں جو اس نے چساری کی دکان سے لوٹی تھیں۔ ایک تو وہ جن کی آؤں رات کے اندر ہیرے میں پاس والے کتوں میں بھیک آیا۔ جب دوسرا ٹھکری اخراج کر اس میں ادا نہ کر سکا تو وہ بھی ساخن پا گیا۔

شورین کر لوگ اکٹھے ہو گئے کتوں میں دریاں والی گئیں۔ دو بجوانی پیچے اترے اور اس آدمی کو باہر کال لایا۔ لیکن چند کھنکوں کے بعد وہ مر گیا۔

دوسرا دن جب لوگوں نے استعمال کے لیے اس کتوں میں سے ہائی ٹکالا تو وہ مٹھا چڑا۔
ای رات اس آدمی کی قبر پر دینے وال رہے تھے۔



املاج

三

三

۲۰۷

三

“我是你的父，我是你的母”

$\text{d}y = \frac{dy}{dx} dx$

"چاروں دل میں سے کوئی بھی بات بھی سے پوچھ لو۔"

۱۰۴) اکٹھیں جائے۔ گفتگو۔

10

二十九

باعداً صلاة العاديين شرقيّة كبرى، "الزمان العاديين"

۱۰۷۶۔ میں جسیکا بھائی ہوں۔ مجکھ ان کی حسنیہ بھائی ہوں۔

"رَبِّ الْعَالَمِينَ"

”جس طلاق تھے آر رائول ویڈیو اور میڈیا کا تھا۔“

اس نے مجبوراً مجھے ایسا کہنا ڈالا۔ صرف اپنی جان بھالنے کے لئے۔ ایک سبی جز خلطاً ہو گئی۔ باقی اکل اٹک ہوں۔

二〇一〇年

لطفی از اوی گئی۔ دھرم چند بھی ساتھی ادا کیا۔



جیلی

سچ پہ بجے ہڑول پہ کے پاس ہاتھ گاڑی میں رف یعنی والے کے پھر اگھنپا آیا۔ سات بجے تک اس کی لاش کی کچھی
ہڑک پر پڑی رہی اور اس پر براف پالی ہیں گرتی رہی۔
سو سات بجے پہنچ لاش اٹا کر لے گئی۔ براف اور خون وہیں ہڑک پر پڑے رہے ہے۔
ایک ناگہ پاس سے گزد ہے اسے ہڑک پر جیتے جیتے خون کے تھے ہوئے پھٹلے اخڑے کی طرف دیکھا۔ اس کے من میں
پال بھرا یاں این ماں کا باز، کھپت کر بچے لے اگل سے اس طرف اشارہ کیا۔ ”وکھوئی جیلی“



دھوٹ عمل

آگی تو سارا اخڑا گیا۔

صرف ایک دکان چی گئی جس کی پیشگوئی یہ یاد رکھنا آدمی کا تھا۔

"بیاس مارٹ سازی کا بھل سامان ہے۔"



پہنچان

"خواک د ملکی بیو او تم کون اے؟"

”لڑکیوں کا کچھ جلدی ہوا انہوں نے یا مسلمین؟“

سازمان اسناد و کتابخانه ملی

10

• 38 •



خبردار

ہوائی مالک مکان کو جزی ملکوں سے محیث کر باہر لے آئے۔ کپڑے بھاڑا کر دہالت کھرا ہوا اور بڑا بچا سے کہنے لگا۔
”تم مجھے ہارنا لوئیں خبردار جو میرے درد ہے پسے کوہاٹ کا ہے۔“



ہمیشہ کی چھٹی

"کولاؤ کولاؤ دیکھو جانے نہ پائے۔"

خاکر تھوڑی سی دودھ دھوپ کے بعد کھلایا گیا۔ جب نیزے اس کے آرہا رہنے کے لیے آگے بڑھتے تو اس نے لرزائی آواز میں گزارا اکہا۔ "جسے نہ مارو میں قطیلوں میں اپنے گھر جا ہوں۔"



حلال اور جھٹکا

”میں نے اس کی شرگ پر بھری رکھی۔ ہوئے ہوئے بھری اور اس کو حلال کر دیا۔“

”تم نے کیا کیا؟“

”کیوں؟“

”اس کو حلال کیوں کیا؟“

”خدا آتا ہے اس طرح“

”خدا آتا ہے کے پیچے جھٹکا کرنے چاہیے تو اس طرح“

اور حلال کرنے والے کی اگردن کا جھٹکا ہو گیا۔



گھائے کا سودا

وہ سخن نے مل کر بس میں لا کیں میں سے ایک لاری جل اور پالس روپے کے کرے سے فریہ لیا۔ رات گزار کر ایک دست
نے لاری سے بچا۔ ”تمہارا نام کیا ہے؟“
لوکی نے اپنا نام بتایا تو وہ بھاگ لیا۔ ”ہم سے تم کہاں گیا تھا کہ تم وہ سے خوب کی جاؤ۔“
لوکی نے جواب دیا۔ ”اس نے بھوت بولا تھا۔“
یعنی کہ وہ اور اپنے دوست کے پاس گیا اور کہنے لے۔
”اس نے ازادے لے جانے سا تھا وہ کہ کیا ہے۔ جانے ہی خوب کی لاری تھا دی۔ پھر وہ بھی کہا گیں۔“



حیوانیت

بڑی مشکل سے میاں بھوپالی گمراہ تھوڑا املاٹ بھانے میں کامیاب ہوئے۔ جوان لگی تھی۔ اس کا کوئی پونڈ نہ چلا۔ جھوپلی سی بھی تھی۔ اس کو میں نے اپنے بیٹے کے ساتھ پڑھانے رکھا۔ ایک بھوپالی بھٹک تھی اس کو بھوپالی بائک کر لے گئے۔ بائک کی گمراہ بھٹکاڑا ملا۔

میاں بھوپالی ان کی بھوپلی لگی اور گائے ایک بجک پیچے ہوئے تھے۔ بخت اندھیری رات تھی۔ بھی نے اور کے روشن شروع کیا تو خاموش لفڑا میں جیسے کوئی دھول پڑئے لگا۔ میں نے خوفزدہ ہو کر بھی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ دشمن سن لے۔ آواز دب گئی۔ اپنے احتیاطاً پر گاڑے کی ہوتی چاہداں اہل دی۔

تھوڑی دیر کے بعد دوسرے کسی بھٹکے کی آواز آئی۔ گائے کے کان کھوئے ہوئے۔ اُسی اور ادھر اور دریا اور دریا کی دارانے اگلے۔ اس کو چپ کرانے کی بہت کوئی کوشش کی گئی نہ ہو۔

خود سن کر دشمن آپنے دوسرے مخلوق کی بہتی و کھاتی دی۔ بھوپالی نے اپنے میاں سے جسے غصے کے ساتھ کیا۔
”تم کیوں اس جوان کو اپنے ساتھ لے لائے تھے۔“



کھاد

اس کی خود کشی پر اس کے ایک دوست نے کہا۔

بہت سی بیویوں کا تھا۔ میں نے اس کو کہا یا کہ دیکھوا اگر تمہارے کسی کا شدید یا جیسی اور تمہاری دل اڑی مبتلا دی ہے تو اس کا یہ
مطلب نہیں کہ تمہارا دوسرے تم بھی ہو گیا ہے۔ روز و نی اس تعالیٰ کرو۔ واگر و نی نے چالا تو ایک تی برس میں تم پھر دیے کے دیے ہو جاؤ گے۔



سرقشی

پہنچ گاڑی رکل گئی جو درسرے ذہب کے تھے ان کو نکال کر گواہوں اور گولیوں سے بلاک کرو یا گیا۔ اس سے فارغ ہو کر گاڑی کے باقی مسافروں کی طور پر دودھ اور پھلوں سے قواچ کی گئی۔ گاڑی پٹلنے سے پیٹھ قواچ کی گئی۔ گاڑی پٹلنے سے پہلے قواچ کرنے والوں کے مختتم نے مسافروں کو ٹھاٹب کر کے کہا۔ ”بھائیو، ہر ہنواں میں گاڑی کی آمد کی اطلاع بہت دیر میں ملی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جس طرح ہاتھ تھے اس طرح آپ کی خدمت نہ کر سکے۔“

◆◆◆

استقلال

"میں سکھنے کے لیے ہرگز چاہئیں-----

میرا اصرار پر کرنا شکھئے"



نگرانی میں

الف اپنے دوست "ب" کو اپنا ہم نہ بھاگہر کر کے اسے مقام پر پہنچانے کے لیے ملکی کے ایک دستے کے ساتھ روانہ ہوا۔
رات میں "ب" نے جس کا نہ بھاگھر مصلحت بدلتا ہے، یا اگر کوئی ملکی والوں نے بھاگھر۔ کیوں جناب آس کوئی واردات تو نہیں ہوئی؟"

جواب ٹلا۔ "کوئی خاص نہیں..... خلاف مکمل میں البتہ ایک کتاب را اگلے۔"
سمم کر "ب" نے بھاگھر۔ "کوئی اور خیر لا۔"

جواب ٹلا۔ "خاص نہیں انہر میں تمیں کچھوں کی لاشیں میں۔"
الف نے بھاگھر کی ناطر ملکی والوں سے کہا۔ "ملکی کوئا انعام نہیں کرتی۔"

جواب ٹلا۔ "کیوں نہیں سب کام اسی کی نگرانی میں ہوتا ہے۔"



12

بھرم نے رفیق بھلا اور سرگرام کے بھت پر مل پڑا۔ لاہیاں بر سائی لگیں۔ اٹھیں اور ہر سچکے گے۔ ایک نے خد پر تار کوں مل دیا۔ دوسرا نے بھت سے پرانے جوتے بیج کے سوران کا ہارنا کر بھت کے گلے میں زانوں کے لیے آئے گے پڑھا۔ مگر یہ بھس آگئی اور گولیاں چلتا شروع ہو گئیں۔

جوتوں کو بارہ پہنائے والا زخمی ہو گیا۔ چنانچہ مرحوم پنی کے لیے اسے سرگزگارم ہبھٹال بھیج دیا گیا۔



پیش بندی

بکلی داردات کے پہنچ کے پاس ہوئی۔ نورانی وہاں ایک سپاہی کا پہنچا دیا گیا۔

دوسری داردات دوسرے ہی روز شام کو اسٹور کے سامنے ہوئی۔ سپاہی کو بکلی جگہ سے ہٹا کر دوسری داردات کے مقام پر تھیں کرو یا گیا۔

تیر کیس دار کے ہاتھ کے لاطری کے پاس ہوا۔

جب اپنتر نے سپاہی کو اس خیجگہ پہنچ دینے کا حکم دیا تو اس نے کہوئے نور کرنے کے بعد کہا۔ ”یعنے وہاں کھڑا کیجئے جہاں تھی داردات ہوتے والی ہے۔“



۱۰۷

گھری بیوہ پاک کرتی ہوئی ہل کے یہے تک پہنچی اُن۔ آزاد بخوبی کیا۔ گھری مارنے والے کے مذہب سے ملا جاگر تھا۔

مکالمہ اور کاروبار



رعايت

"بھری آنکھوں کے سامنے بھری جواہی تینی کوئی مارو۔"

"پھر اسی کی ماں لو۔ کچھ سے اتار کر ہاتھ دو ایک طرف۔"



صفائی پسندی

گاڑی رکی ہوئی تھی۔

تمن بندوں کی ایک دبے کے پاس آئے۔ کھوکھوں میں سے اندر جماں کر انہوں نے مسافروں سے پوچھا۔ ”کیوں جذاب کوئی مرنا ہے؟“

ایک مسافر کو کہتے کہتے رُک گیا۔ باقیوں نے جواب دیا۔ ”تی نہیں۔“

ٹھوڑی دیر کے بعد چار خود برباد آئے۔ کھوکھوں میں سے اندر جماں کر انہوں نے مسافروں سے پوچھا۔ ”کیوں جذاب کوئی مرنا ورنہ ظاہر ہے؟“

اس مسافر نے جو پہلے کو کہتے کہتے رُک گیا تھا جواب دیا۔ ”تی معلوم نہیں آپ اندر آ کے مٹاں میں دکھے لے گئے۔“

خود برباد اندر واپس ہوئے۔ مٹاں تو زادگیاں تو اس میں سے ایک مرنا نکل آیا۔

ایک خود برباد نے کہا۔ ”کرد و حلال۔“

وہر سے نے کہا۔ ”ٹھیک یہاں نہیں آپ خراب ہو جائے گا۔ باہر لے چلو۔“



صد قیاس کے

میرا تم ہوں تما شانی رخصت ہو گئے۔ تو اتنا دنی نے کہا۔
”سب کو کلانا پتا کر ریہاں آئے تھے میں ان اللہ میاں نے پندھوں ہی میں ہارے ہمارے گرد ہی ہے۔“



اشتراکیت

وہ اپنے گھر کا تمام ضروری سامان ایک لیک میں لے دا کر وہ سرے شہر جا رہا تھا کہ رات میں لوگوں نے اسے روک لیا۔ ایک نے
لک کے مال دعاہاب پر حرمان نظر رکھتے ہوئے کہا۔ ”لکخودار کس ملے سے اتنا مال کیا ادازے چلا جا رہا تھا۔“
دعاہاب کے مالک نے سکھ لک کر کہا۔ ”جتاب یہ مال سیرا ہنا ہے۔“
دو تین آدمی ہٹے۔ ”بم سب جانتے ہیں۔“

ایک آدمی چالا یا۔ ”لوٹ لوا یا اسیر آدمی ہے۔ لک لے کر پوری یاں کرتا ہے۔“



الہنا

”وکھو یازتم نے بیک مارکیٹ کے دام بھی لیے اور اساروی پڑول دیا کہ ایک دکان بھی نہ جلی۔“



آرام کی ضرورت

"مرا خیل دیکھو ابھی جان باتی ہے۔"

"مرے دوبار میں تھک گیا ہوں۔"



قیمت

"کوئی بھی وقت..... اتنی محنت کرنے پر صرف ایک بھسپا جو کاشتھاں میں بھی سالاں کا گوشت تھا۔



آنکھوں پر چربی

"ہماری قوم کے لوگ بھی کہے ہیں پھاٹ سو راتی مٹکوں کے بعد جاٹ کر کے اس سبھ میں کالنے ہیں اور انہی دن دھڑکنے کا گوشہ تک رہا ہے۔ یہاں سو رکا ماس خریدنے کے لیے ہوتی آہاتی نہیں۔"

